بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل ۵۳۸۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۲۹ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۲ صفر ۱۳۶۳ ھ | ۲۹ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ صلح۔ آج ڈیڑھ بجے دوپہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور سے تشریف لائے۔ احمدیہ چوک میں بہت سے احباب حضور کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے۔ حضور نے سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ آٹھ بجے شب کی اطلاع منظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۲۷ ماہ صلح۔ رات کے سوا نو بجے بذریعہ فون لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کا اس وقت ٹمپریچر ۹۹ ہے۔ کھانسی کی کسی قدر تکلیف ہے مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے عام حالت اچھی ہے۔ احباب صحت و عافیت کی دعا فرماتے رہیں ؟

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲ صفر ۱۳۶۳ھ

آبادی کا بڑھنا رحمت ہے نہ کہ زحمت؟

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ جب بنگال کے نہایت ہی ہولناک اور ہلاکت آفرین قحط کا شور انگلستان تک پہنچا۔ تو وہاں ہلچل مچ گئی۔ اور وزیر ہند پر اس بارے میں سوالات کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ ان سوالات کے جواب میں اور اس بے چینی کو دور کرنے کے لئے جو لاکھوں بھوکے مرنے والوں کی وجہ سے انگلستان کی پبلک میں پیدا ہوگئی تھی۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے ۱۶ اکتوبر کو برمنگھم میں ایک تقریر کی۔ جس میں بزعم خود قحط کے اسباب اور وجوہ پر روشنی ڈالی۔ نیز یہ بتایا کہ حکومت ہند کیوں فاقہ کشوں کو موت کے بے پناہ سیلاب سے محفوظ نہ رکھ سکی۔ چنانچہ آپ نے کہا:۔

ہندوستان میں برطانوی حکومت نے نہریں وغیرہ جاری کی ہیں۔ جن کی وجہ سے فصلیں بہت اچھی ہونے لگیں۔ اور آبادی غیر معمولی تیزی سے بڑھنے لگی ۱۹۳۱ء و ۱۹۴۰ء کے درمیانی دس سال کے عرصہ میں اس ملک کی آبادی میں پانچ کروڑ نفوس کا اضافہ ہو چکا ہے۔ یعنی برطانیہ کی مجموعی آبادی سے بھی زیادہ۔ ہر ماہ ہندوستان میں چار لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ملک کی خوراک میں اتنے نئے حصہ دار شامل ہو جاتے ہیں۔ مگر ہندوستان کی چالیس کروڑ آبادی آج بھی زیادہ تر اسی اراضی پر گذارہ کر رہی ہے۔ جس سے ماضی میں ایک قلیل آبادی بمشکل خوراک حاصل کر سکتی تھی۔ صنعت و حرفت کی ترقی۔ آبپاشی کے زیادہ سے زیادہ استفادہ اور زراعت کے طریقوں میں اصلاح کی تمام کوششوں کے باوجود ہندوستان سے قحط کا خطرہ دور نہیں کیا جا سکا۔

ہندوستان کے فاقہ کشوں کے متعلق یہ جواب پہلی دفعہ دنیا کو سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ بلکہ پہلے بھی گوش گذار ہو چکا ہے۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء تا ۱۹۳۱ء کے دس سالوں کی مردم شماری میں جب .... ۳۴ نفوس کا اضافہ ہوا۔ تو مردم شماری کی رپورٹ مرتب کرنے والے ڈاکٹر ہٹن نے لکھا تھا۔ کہ اس طرح ہندوستان کی آبادی کا بڑھتے جانا مشکلات کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روک دیا جائے اور اہل ہند اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ جب وہ بچے پالنے کی مقدرت نہیں رکھتے۔ اور خود فاقے کر رہے ہیں۔ تو بچے پیدا کرنے سے باز کیوں نہیں رہتے۔

مطلب یہ کہ ہندوستان کی مفلسی اور فاقہ کشی جس کا نہایت ہی بھیانک نظارہ بنگال نے پیش کیا ہے کی ایک ہی وجہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندوستان کی آبادی بڑی سرعت سے بڑھتی جا رہی ہے۔ جب تک اسے روک نہ دیا جائے۔ اس وقت تک ہندوستان کے تمام باشندوں کو پیٹ بھر کر کھانا میسر نہیں آ سکتا۔ اور نہ قحط کے حملوں سے بچ سکتے ہیں۔

قطع نظر اس سے کہ ہندوستان کے متعلق یہ نظریہ اس لئے بھی سراسر غلط اور ناقابل توجہ ہے۔ کہ ایسے زمانہ میں پیش کیا جا رہا ہے جبکہ یورپ کے تمام ممالک جو بلحاظ رقبہ اور پیداوار کے ہندوستان سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتے۔ اپنی آبادی بڑھانے کی سرتوڑ کوششیں کر رہے۔ زیادہ بچے پیدا کرنے والوں کو انعام دے رہے۔ اور بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچوں کو بھی اپنا نہایت قیمتی جزو بنا رہے ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی ناقابل قبول اور سراسر فضول ہے۔ کہ اسلام نے اس کو رد کیا ہے۔ اور یہ تعلیم دی ہے۔ کہ اولاد کی پیدائش کو صرف اس خطرہ سے روکنا منع ہے۔ کہ اگر اولاد زیادہ ہو جائے گی تو پھر کھائے گی کہاں سے۔ اور اس کے متعلق اتنا زور دیا ہے۔ کہ اس وجہ سے اولاد کی پیدائش بند کرنے والوں کو قتل اولاد کے مجرم ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ۔ نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاکُمْ اِنَّ قَتْلَھُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْرًا۔ یعنی تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو مت قتل کرو۔ انہیں بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ اور تمہیں بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ انہیں قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

جہاں تک دنیا کا تجربہ ہے۔ اس قسم کے واقعات صحیح الدماغ لوگوں میں تو ملتے نہیں۔ کہ کوئی روپیہ خرچ ہونے کے ڈر سے اولاد کو قتل کر دے۔ اس قتل کی دو ہی صورتیں دنیا میں نظر آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ بعض لوگ بخل کی وجہ سے اولاد کی صحیح تربیت نہیں کرتے۔ پوری غذا انہیں دیتے۔ یا ایسی غذا انہیں دیتے۔ جو نشوونما کے لئے ضروری ہو۔ اسی طرح مناسب لباس نہیں دیتے۔ اچھی تعلیم نہیں دلاتے۔ اور تربیت کے لئے عمدہ انتظام نہیں کرتے۔ دوسری صورت اولاد کو قتل کرنے کی یہ ہے۔ کہ اخراجات کے خوف سے اولاد کی پیدائش بند کر دی جائے۔

لَا تَقْتُلُوْا کے الفاظ میں ان دونوں صورتوں کی ممانعت آ جاتی ہے۔ اور لَا تَقْتُلُوْا کے بعد خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ کی شرط لگا کر قرآن کریم نے اولاد کی پیدائش۔ اس کی تربیت اور اس کی پرورش کے متعلق ایک وسیع مضمون بیان کیا ہے۔ اور ایسے مختصر الفاظ میں اس کی مثال دوسری کسی کتاب میں نہیں مل سکتی۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ یہ مضمون ایسا اچھوتا ہے۔ کہ دوسری کسی مذہبی کتاب نے اسے چھوا تک نہیں۔

پس کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کو کچھ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کہ اہل ہند کو خرچ کے خوف سے اولاد کی پیدائش بند کر دینی چاہیئے۔ یا بالفاظ دیگر اولاد کو قتل کرنے کا ارتکاب کرنا چاہیئے۔ ورنہ وہ قحط کی مصیبت سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے۔ لیکن مسٹر ایمری کے اس نظریہ کی تردید کرنے والے اور اسلام کی تعلیم کی صداقت ظاہر کرنے والے خود انگلستان میں بھی موجود ہیں۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کی جائے

قادیان ۲۷ جنوری۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت ترقی کر رہی ہے۔ لیکن اپریشن چونکہ بہت بڑا ہوا ہے۔ اور سیدہ موصوفہ کو پہلے بھی کمزوری لاحق تھی۔ اس لئے دعاؤں کی بے حد ضرورت ہے۔ احباب جماعت خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کا شکر ادا کرتے ہوئے جو اس نے سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے متعلق نازل کئے کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

بقیہ صفحہ اول

چنانچہ ۲۴ جنوری کو شمالی لنڈن کے ۴۰ ہزار مزدوروں کے نمائندوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایمری کے نقطہ نگاہ کی تردید میں مسٹر پرٹ نے کہا۔

" روس نے نہ صرف اپنی آبادی میں ہی اضافہ کیا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی ساتھ اپنی پیداوار میں چار گنا اضافہ کر لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسٹر ایمری کی دلیل کہ ہندوستان کی گنجان آبادی کے باعث اس کی پیداوار یا صنعتی ترقی میں قابل قدر اضافہ نہیں ہو سکتا کتنی بے معنی ہے۔ آبادی کا زیادہ ہونا ایک برکت ہے۔ زحمت نہیں" (ملاپ ۲۶ جنوری)

اس بیان میں اعتراف کیا گیا ہے کہ اگر صحیح اور درست رنگ میں کوشش کی جائے تو ہر ملک کی پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے اور آبادی کی کثرت اس اضافہ کا موجب بن سکتی ہے۔ جیسا کہ روس میں ہوا۔ جہاں روس کی آبادی میں اضافہ ہوا۔ وہاں اس کی پیداوار چار گنا بڑھ گئی۔ اس سے اسلام کی اس تعلیم کی حکمت بھی واضح ہو گئی۔ کہ خوراک کے کم ہو جانے کے خطرہ سے اولاد کی پیدائش کو روکنا نہیں چاہئیے۔ کیونکہ نحن نرزقہم وایاکم۔ کہ انسان کے رزق میں اس کی اولاد کا رزق بھی شامل ہے وہی خدا ان کے لئے بھی رزق پیدا کرے گا۔ جو تمہارے لئے پیدا کرتا ہے۔

پس ہندوستان کو قحط کے مصائب سے نجات دلانے اور ہندوستانیوں کو فاقہ کشی سے بچانے کا یہ طریق نہیں۔ کہ ہندوستان کی پیدائش کو کم کیا جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ ہندوستان کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس کے لئے ہندوستان کی کثرت آبادی کو مفید ثابت کیا جائے کیونکہ ملک کی زیادہ آبادی رحمت کا موجب ہوتی ہے نہ کہ زحمت کا باعث۔

مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء سے قبل اپنا بجٹ پورا کریں

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۴۴ء کی مجلس مشاورت میں پھر ان جماعتوں کے نام پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ جن کے لازمی چندہ یعنی چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ کا تدریجی بجٹ پورا نہ ہوگا لہٰذا عہدہ داران مال اور نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ پوری جد و جہد سے اپنی اپنی جماعت کا تدریجی بجٹ اسی ۱۹۴۴ء مارچ ۱۹۴۴ء پورا کریں۔ ناظر بیت المال

تلاش گمشدہ میرا حقیقی بھائی نام محمد عالم گم ہے۔ اس کا حلیہ یہ ہے۔ رنگ سیاہ گردن پر دائیں کان کے نیچے داد کا نشان قد میانہ بدن کمزور سل کا مریض قریباً شروع اگست ۱۹۴۳ء سے پونچھ شہر کے سرکاری ہسپتال سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو مجھے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ مکمل پتہ دینے والے کو پانچ روپے انعام بھی دیا جائے گا۔ براہ مہربانی جس دوست کو اس کا علم ہو مجھے مطلع فرمائیں۔ خاکسار حسن محمد ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ رجوری۔ ضلع ریاسی ریاست جموں

تحریک جدید کا جہاد اور وعدوں کی آخری میعاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کا مل سپاہی وہی ہے جو تحریک جدید کے دس سالہ مالی جہاد میں متواتر اور مسلسل حصہ لیتا رہا ہو۔ اور اب دسویں سال میں اتنی قربانی کرے۔ کہ اس کے گزشتہ سال میں اس کی مثال نہ پائی جائے۔ ہندوستان کے لئے سال دہم کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ آج ہر وہ شخص جو اس تحریک میں ابھی تک شامل نہیں ہوا۔ یا شامل تو ہے۔ مگر سال دہم کا وعدہ ابھی نہیں لکھوایا۔ اپنا وعدہ لکھوا دے۔ تا تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے صدیوں کے بعد یہ انمول موقعہ عطا فرمایا ہے اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ اور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اپنے مالوں کو محض اللہ کے لئے قربان کر دیں۔ یہ اس کے مال کا شکریہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان احسان کے شکریہ کے طور پر کہ اس نے اپنے مسیح کو ملنے کی توفیق بخشی۔ اپنا مال اور اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دیں۔ کیا تمہارے دل میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا کہ کاش تمہیں بھی ایسی ہی قربانیوں کا موقعہ ملے۔ تا آنے والی نسلیں تمہارے نمونہ کو دیکھ کر تم پر درود بھیجیں۔ اور آسمان پر فرشتے تمہاری قربانی اور ایثار کی تعریف کریں۔

آپ بھول نہ جائیں سال دہم کے وعدوں کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے ۳۱ جنوری یا یکم فروری ہے۔ یہ نوٹ پڑھ کر اگر آپ نے وعدہ نہیں لکھوایا۔ تو پہلا کام آپ کا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وعدہ لکھ کر حوالہ ڈاک کریں۔ اگر آپ جماعت کے عہدہ دار ہیں۔ تو آپ محاسبہ کریں۔ کہ کیا آپ کو وعدوں کی منظوری کی اطلاع مل گئی۔ اور کہ کوئی دوست جو تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینا چاہتا تھا رہ تو نہیں گیا۔ پس آپ جائزہ لے کر اپنی تسلی کر لیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

توسیع نصرت گرلز سکول کے متعلق ضروری اعلان

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی موجودہ عمارت اور اس کی ملحقہ زمین جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ سکول کی موجودہ اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کے ارد گرد کے قطعات جو اس وقت سوائے ایک آدھ کے خالی پڑے ہیں مناسب قیمت پر اس قومی ضرورت کے لئے خرید لئے جائیں۔ اکثر مالکان نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے قطعات اراضی مناسب بازاری قیمت پر انجمن کے پاس فروخت کر دینے کا اظہار کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر بعض ایسے مالکان بھی ہیں۔ جو اس قومی ضرورت سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور بہت زیادہ قیمت طلب کرتے ہیں۔ اور سکول کے مفاد کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ تمام دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نصرت گرلز سکول کے ارد گرد کے قطعات کے مالکان ان کو صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہی فروخت کریں۔ نہ کسی اور شخص کے پاس۔ اور اگر وہ فروخت کرنا چاہیں تو کوئی دوست بغیر میرے مشورہ کے ان قطعات کو نہ خریدیں۔ کیونکہ ان قطعات میں مکانات بنانا سکول کے مفاد کے خلاف ہے۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مقدمہ بھامڑی کی سماعت

قادیان ۲۷ جنوری۔ آج گورداسپور میں بعدالت اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بھامڑی کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ہمارے سب آدمی موجود تھے۔ ہماری طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ نے پیروی کی۔ کرنل بڑوچہ سابق پرنسپل میڈیکل کالج لاہور کی شہادت ہوئی۔ آئندہ تاریخ ۵ فروری مقرر ہوئی ہے۔

درس الحدیث —— فرمودہ —— حضرت میر محمد اسحاق صاحب

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعوت ولیمہ

الحدیث:۔ عن انس ابن مالک قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فلما فتح اللہ علیہ الحصن ذکر لہ جمال صفیۃ بنت حیی ابن اخطب وقد قتل زوجھا وکانت عروسا فاصطفاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ فخرج بھا حتی بلغنا سد الروحاء حلت فبنی بھا ثم صنع حیسا فی نطع صغیر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن من حولک فکانت تلک ولیمۃ رسول اللہ صلی اللہ علی صفیۃ ثم خرجنا الی المدینۃ قال فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحوی لھا وراءہ بعباءۃ ثم یجلس عند بعیرہ فیضع رکبتہ فتضع صفیۃ رجلھا علی رکبتہ حتی ترکب۔

ترجمہ۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں آئے پس جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو قلعہ خیبر پر فتح دی۔ (اور اس میں سے قیدی پکڑے ہوئے آئے۔ جن میں سے ایک حضرت صفیہ بھی تھیں) تو آپ کے سامنے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبی بیان کی گئی۔ ان کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اور آپ نوجوان تھیں پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنے لئے تجویز کیا۔ آپ کو لے کر مدینہ کو چلے گئے۔ یہاں تک کہ ہم سد الروحا جگہ میں پہونچ گئے۔ آپ (حضرت صفیہ) اس جگہ پاک ہوئیں (حیض سے) تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے تعلقات زوجیت قائم کئے۔ پھر چوری بنائی۔ جو کہ شہد گھی اور کھجور کو ملا کر بنائی جاتی ہے۔ اور ایک چھوٹے سے چمڑے کے دسترخوان میں رکھی گئی۔ پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس کو فرمایا۔ جو تمہارے ارد گرد خیمے ہیں ان میں اطلاع کر دو کہ وہ شامل ہو جائیں۔ یہ آپ کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ کی طرف چلے۔ تو میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ آپ ان کیجاوے کے گرد ایک چادر لپٹتے تھے پردہ کرنے کی غرض سے پھر آپ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے۔ اور اپنا گھٹنہ آگے رکھتے۔ حضرت صفیہ اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے پر رکھ سوار ہو جاتیں۔

تشریح:۔ بیاہی ہوئی عورت جسے کسی وجہ سے دوسری جگہ شادی کرنی پڑے۔ اسے مختلف صورتوں میں مختلف مدت بطور عدت گذارنی پڑتی ہے۔ (۱) اگر وہ عورت آزاد ہو۔ اور مطلقہ ہو۔ تو اسے دوسری جگہ شادی کرنے کے لئے تین حیض کی مدت گذارنی پڑتی ہے۔ اور اگر حاملہ ہو۔ تو وضع حمل تک دوسری جگہ شادی نہیں کر سکتی۔ (۲) اگر بیوہ ہو۔ تو چار ماہ دس دن تک مدت گذارنی پڑتی ہے (۳) جن عورتوں کو دوسری شادی سے قبل حیض نہ آیا ہو۔ انہیں تین ماہ کی مدت گذارنی پڑتی ہے۔ (۴) لونڈی جب دوسرے آقا کے پاس جائے۔ یا پہلے لونڈی نہ ہو۔ پھر جنگی قیدی بنکر لونڈی بن جائے۔ تو جب تک وہ ایک حیض نہ گذار لے۔ اس وقت تک وہ دوسرے آقا سے تعلق پیدا نہیں کر سکتی۔ اسے عربی زبان میں استبراء کہتے ہیں۔ جب حضرت صفیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آئیں۔ اس کے بعد جب تک ان کو استبراء نہ ہو جاتا۔ اس وقت تک آپ ان سے تعلقات زوجیت قائم نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے آپ وہاں سے چل پڑے۔ اور جب آپ سد الروحا میں پہنچے۔ اور حضرت صفیہ کو استبراء ہو گیا۔ تو اس جگہ آپ نے ولیمہ کیا۔ اسلامی اصول اور شریعت کے مطابق اس امر کی اجازت نہیں۔ کہ عورت پر ایک ہی وقت میں دو مردوں کو استحقاق ہو۔

جب فتح خیبر کے بعد غلاموں کی تقسیم ہوئی۔ تو حضرت صفیہ کسی دوسرے صحابی کے حصہ میں آئیں۔ آپ ایک رئیس کی بیٹی تھیں۔ اور عرب کے رؤسا کو اپنی عزت اور حمیت کا بہت خیال رہتا تھا۔ اور اس عزت اور حمیت کے لئے ان کی قوم جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتی تھی۔ صحابہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ آپ خود انکو اپنے حصہ میں لے لیں۔ ورنہ ان کی قوم اس ذلت کو برداشت نہ کرتی ہوئی شاید پھر مقابلہ پر آمادہ ہو جائے۔ آپ بھی چونکہ قوم کے رئیس ہیں۔ اگر یہ آپ کے پاس رہیں۔ تو پھر ان کا جوش انتقام ہمارے خلاف نہیں ابھرے گا۔ عرب رؤسا تو اس جذبۂ عزت کو محفوظ رکھتے ہوئے اس بات کو بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ کہ ان کو کوئی قتل کرے۔ اور ان کی گردن کو ان کے سر کے پاس سے کاٹے۔ بلکہ وہ اپنی سرداری کو ظاہر کرنے کے لئے یہ خواہش کرتے تھے۔ کہ انکی گردن کندھوں کے پاس سے کاٹی جائے۔ اور اس بات کی خواہش ابوجہل نے بھی مرتے وقت کی تھی۔ جو پوری نہ ہوئی۔ غرض یہ اور اس قسم کے دیگر جذبات عزت کا وہ بہت خیال رکھتے تھے۔ جن کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ آپ حضرت صفیہ کو اپنے لئے منتخب فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اور سفر میں ہی اپنا ولیمہ کیا۔ اور آپ کو اپنے اونٹ پر بٹھا کر مدینہ تشریف لائے اس جنگ میں حضرت صفیہ کا باپ حیی بن اخطب اور ان کا خاوند کنانہ بن الربیع قتل ہو گئے۔ جس کا صدمہ حضرت صفیہ کو شروع شروع میں بہت تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ آپ کو شروع شروع میں مسلمانوں سے نفرت تھی۔ کہ انہوں نے ان کے باپ اور خاوند کو قتل کر دیا ہے۔ لیکن جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بتایا۔ فعل بی ابوک وزوجک ھکذا و ھکذا۔ کہ تمہارے باپ اور خاوند نے مسلمانوں سے اور خود مجھ سے یہ یہ زیادتیاں کی ہیں۔ تو پھر آپ کے دل کے جذبات نفرت نکل گئے۔ اور ان کی بجائے جذبات محبت و ہمدردی راسخ ہو گئے۔

حرام چیزوں کی تجارت بھی حرام ہے

حدیث:۔ عن جابر ابن عبداللہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وھو بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارایت شحوم المیتۃ فانہ یطلی بھا السفن ویدھن بھا الجلود ویستصبح بھا الناس فقال لا ھو حرام ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذالک قاتل اللہ الیھود ان اللہ لما حرم شحومھا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ

ترجمہ۔ جابر ابن عبداللہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے سال جبکہ آپ مکہ میں تھے سنا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور اسکے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ شراب کی تجارت کو اور مردار کو اور خنزیر کو اور اصنام کو اور اسی طرح ان کی تجارت کو بھی۔ آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ مردار کی چربی کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ کیونکہ اس سے کشتیوں کو روغن کیا جاتا ہے۔ اور چمڑوں کو چکنا کیا جاتا ہے۔ اور لوگ اسے جلاتے ہیں (روشنی کے لئے) آپ نے فرمایا وہ حرام ہے۔ پھر اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک کرے اللہ تعالےٰ یہود کو کہ جب اللہ نے ان کے لئے چربیوں کو حرام قرار دیا۔ تو انہوں نے انکو پگھلایا اور اس کو بیچا۔ اور پھر اس کی قیمت کھائی۔

تشریح۔ اسلامی شریعت نے ہر ایک چیز کو حلال قرار دیا ہے۔ لیکن بعض مستثنیات رکھی ہیں۔ بعض کے کھانے میں بعض کے پینے میں اور بعض کے پہننے میں۔ لیکن اسلامی شریعت اس حکم میں بھی اپنے متبعین کو تکلیف مالا یطاق نہیں دیتی۔ یعنی کسی ایسی چیز کے کھانے یا پینے یا پہننے سے منع نہیں کیا گیا۔ جن کے بغیر انسان زندہ نہ رہ سکتا ہو۔ مثلاً پینے کی چیزوں کے بغیر انسانی زندگی محال ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک پینے کی چیز حلال قرار دی ہے لیکن شراب کو حرام کر دیا ہے۔ اب کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اسلام نے یہ کیا کیا۔ کہ شراب حرام کر دی۔ اس کے بغیر تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح کھانے کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسلام نے ہر ایک چیز کھانے کی اجازت دی۔ تاکہ انسانی حیات قائم رہ سکے۔ لیکن بعض چیزیں مستثنیٰ قرار دے دیں مثلاً سور۔ خون۔ مردار وما اھل بہ لغیر اللہ وغیرہ ان مستثنیات سے پرہیز کرنے سے انسانی حیات میں کوئی نقص نہیں آ جاتا۔ اسی طرح کپڑا پہننے کے بغیر انسان اپنے آپ کو سردی کی شدت یا گرمی کی حدت سے نہیں بچا سکتا۔ اسلام نے حکم دیا۔

کہ جو کپڑا تم چاہو پہنو۔ لیکن بعض سے منع کیا۔ مثلاً حریر یا ایسا لباس جو عورتوں کے لباس سے مشابہ ہو۔ مگر کوئی مذہب یہ اعتراض نہیں کرسکتا۔ کہ اسلام نے یہ حکم دے کر انسانی حیات کو ایک تنگ حلقے میں جکڑ دیا ہے۔

ان چیزوں کی حرمت کا ذکر قرآن کریم میں بھی مختلف جگہوں میں آیا ہے۔ مثلاً سود کی حرمت کا ذکر آیت احل اللہ البیع وحرم الربوٰا اور آیت یمحق اللہ الربوٰا ویربی الصدقٰت واللہ لا یحب کل کفار اثیم میں سورۃ بقرہ رکوع ۳۸ میں۔ مردار اور سؤر کی حرمت کا ذکر۔ سورۃ بقرہ رکوع ۲۱ میں فرماتا ہے۔ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ان اللہ غفور رحیم۔ اسی طرح سورۃ مائدہ رکوع میں اور سورۃ انعام رکوع ۱۸ میں بھی ان چیزوں اور بعض دیگر چیزوں کی حرمت کا ذکر آیا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہود پر چربی کا استعمال حرام کیا تھا۔ قرآن کریم میں اس حرمت کا ذکر سورۃ انعام رکوع ۱۸ میں ہے۔ فرماتا ہے۔ وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر ومن البقر والغنم حرمنا علیھم شحومھما الا ما حملت ظھورھما او الحوایا او ما اختلط بعظم ذالک جزینٰھم ببغیھم وانا لصادقون۔ بتوں کی حرمت کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ ... رکوع ۵ میں ہے۔ پس جن جن چیزوں کے کھانے یا پینے کی حرمت کا حکم ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی تجارت کرنا بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ شروع شروع میں جب شراب کی حرمت کا حکم ہوا۔ تو ایک صحابی جن کو اس حرمت کا علم نہ تھا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک عمدہ شراب کا مشکیزہ بطور تحفہ لایا۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حرمت شراب کے حکم سے قبل بھی کبھی شراب نہیں پی تھی۔ مگر ہوسکتا ہے کہ اس کو اس امر کا علم نہ ہو۔ بہرحال اس نے آپ کے سامنے وہ تحفہ پیش کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے۔ اس صحابی نے اپنے پیچھے کسی سے کان میں بات کی۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا بات کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں اسے فروخت کرنے کے لئے کہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جس خدا نے اس کے پینے کو حرام کیا ہے اسی خدا نے اس کی فروخت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ اس پر اس نے اسی جگہ ریت میں مشکیزہ لنڈھا دیا۔ اور شراب زمین میں جذب ہوگئی۔ اس واقعہ سے اور اسی قسم کے اور واقعات سے جن کا ذکر طوالت کا موجب ہوگا۔ عیاں ہے۔ کہ صحابہ کرام میں اسلام کی محبت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فدائیت کس حد تک راسخ ہو چکی تھی۔ شراب کو وہ بلا دریغ پانی کی مانند استعمال کیا کرتے تھے۔ حرمت کا حکم سنتے ہی اس سے ایسے متنفر ہوگئے۔ کہ وہ شراب جو ان کے گھروں میں تھی۔ انکے مٹکوں کو توڑ کر ضائع کر دیتے ہیں۔ ان چیزوں کی فروخت کی ممانعت کا اعلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فتح مکہ کے بعد کیا تھا۔

جن چیزوں کی حرمت کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ یا جو چیزیں شریعت اسلامیہ میں حرام قرار دی گئی ہیں سو تین وجوہ کی بنا پر حرام قرار دی گئی ہیں۔

(۱) بعض چیزیں صحت جسمانی کے لئے مضر ہیں۔ مثلاً میتۃ جس کے متعلقات سے مراد منخنقۃ موقوذہ متردیہ اور نطیحہ وغیرہ ہیں۔ (۲) بعض چیزیں اخلاق پر برا اثر کرتی ہیں۔ ان کو بھی حرام قرار دیا جیسے خنزیر اور اسی وصف کی دوسری اشیاء۔ (۳) بعض چیزیں غیر طیب ہیں۔ اور ان کے کھانے سے مذہب میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ جیسے ما اھل بہ لغیر اللہ۔ روزہ میں حلال چیزیں کھانا۔ کسی بت یا پیر کے نام کی چیز پکی ہوئی یا ذبح کی ہوئی کھانا وغیرہ۔

پس اسلام نے ان اصول کے ماتحت حلت وحرمت اشیاء کو رکھا ہے۔ اور یہی اصل الاصول ہیں۔

مرتبہ۔ محمد احمد ثاقب واقف زندگی تحریک جدید

مرکزی لائبریری کیلئے چندہ کی اپیل

برادران جماعت احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جیسا کہ احباب نے اخبار الفضل مورخہ ۱۹ نومبر سنہ ۴۳ء میں اعلان پڑھا ہوگا۔ مرکزی لائبریری قادیان کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک کمیٹی عاملہ کا تقرر منظور فرمایا ہے۔ اس کمیٹی کا یہ کام ہے۔ کہ مرکزی لائبریری (جوکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں علمی ضروریات کے لئے ایک نادر علمی خزانہ ہے) کی ہر جہت سے ترقی اور توسیع میں کوشش کرے۔ اور اسے اپنی ضروریات کے مطابق مکمل رکھنے اور اس کے لئے ایک مناسب عمارت مہیا کرنے کے لئے مناسب ذرائع آمد پیدا کرے۔

چنانچہ ان اغراض کے پیش نظر اس کمیٹی نے اپنے ایک قریب کے اجلاس میں حسب ذیل فیصلے کئے ہیں۔ جو احباب کی اطلاع کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔

اوّل:۔ سب سے پہلے اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ مرکزی لائبریری کے لئے اپنی موزوں عمارت ہو۔ تاکہ یہ بہت بڑا قیمتی اور نادر علمی خزانہ جس میں موجودہ وقت میں قریباً بیس ہزار کتب ہیں۔ اِدھر اُدھر نہ پھرانا پڑے اس طرح علاوہ دوسری دِقتوں کے قیمتی کتب محفوظ بھی نہیں رہ سکتیں۔ اس لئے مناسب اور موزوں عمارت کا ہونا از بس ضروری ہے اس کے لئے تیس ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ رقم فراہم ہوجانے اور سامان تعمیر کی سہولت پیدا ہونے پر تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔

دوم:۔ کئی سالوں سے کمی بجٹ کی وجہ سے اس کتب خانہ کے لئے جدید کتب نہیں خریدی جاسکیں۔ اس سابقہ کمی کو پورا کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔

سوم:۔ چونکہ موجودہ الماریاں نہایت ناقص اور بوسیدہ ہیں۔ اور دوسرے سامان کی بھی بہت کمی ہے۔ اس لئے الماریاں میزیں کرسیاں وغیرہ جو اس کتب خانہ کے لئے درکار ہوں گی۔ ان کے لئے بھی دس ہزار روپیہ کا اندازہ ہے۔ اندریں حالات بحیثیت مجموعی کل پچاس ہزار روپیہ کی اپیل احباب جماعت سے کی جاتی ہے۔ اور فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو دوست پچاس روپے ماہوار تک آمد رکھتے ہوں۔ وہ ایک روپیہ دیں۔ اور جو سَو روپے ماہوار تک آمد رکھتے ہوں۔ وہ دو روپے دیں۔ اور جو ڈیڑھ سو (۱۵۰) روپے ماہوار تک آمد رکھتے ہوں۔ وہ تین روپے دیں۔ اور جن دوستوں کی آمد تین سو روپیہ سے اوپر ہو۔ وہ تین سو روپیہ سے اوپر والی رقم پر فی سَو یا سَو کے جزو پر دس روپے کے حساب سے اس کار خیر میں چندہ دیں۔ اس طرح چار سو روپیہ ماہوار آمد والے دوست ۲۰ روپے چندہ دیں گے۔ اور پانچسو ماہوار آمد والے تیس روپے دیں گے۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس

یہ شرح کم سے کم چندہ کی ہے۔ ذی ثروت احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ رقم دے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

زینہار مالی در اہلش کے مفلس نمیگردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

دوستو یقین رکھو کوئی شخص چندہ دینے سے غریب اور مفلس نہیں ہوجاتا۔ بلکہ سچ بات تو یہ ہے۔ کہ مالی مشکلات صرف انہی کو ڈرایا کرتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتے وقت اپنے دل میں تنگی پاتے ہیں۔ الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلاً واللہ واسع علیم (بقرہ آیت ۲۶۸) یہ تو شیطان ہے جو تمہیں ڈراتا ہے۔ کہ تم راہ خدا میں کہاں سے خرچ کروگے۔ یا کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے تم غریب اور تنگدست ہوجاؤ۔ اور شیطان ہی بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ الٰہی وعدہ تو یہ ہے۔ کہ وہ تمہاری حفاظت کرے گا اور تم پر بہت فضل کرے گا۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ تم میں سے کون اس الٰہی وعدہ کا اپنے تئیں مورد بناتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔

چندوں کے وعدوں کی اطلاع سیکرٹری لائبریری کمیٹی کے نام اور رقوم براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے [illegible]

وصیتیں!

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۱۳۷ــــ منکہ بشیر احمد ولد چوہدری ابراہیم صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن اسماعیلہ ڈاکخانہ ڈنگہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/44 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اسوقت رائل انڈین نیوی میں بحیثیت لیڈنگ ٹیلیگرافسٹ ملازم ہوں۔ اس وقت میری تنخواہ بمع بھتہ اور اور سیز الاؤنس ۹۶/۱۰/- ہے۔ میں اس ماہوار آمد کے 1/10 حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے پاس پچاس روپے جمع ہیں۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ اس کے سوا اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو بھی جائیداد ہو۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیجتا رہونگا۔ میری اس وصیت کے جو کہ میری آخری وصیت ہے۔ میرے ورثاء پابند ہونگے۔

العبد:- بشیر احمد موصی عدن۔ گواہ شد سردار بشیر احمد ریڈ میرالٹی عدن۔ گواہ شد:- ڈاکٹر نذیر احمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ عدن۔

۶۰۸۹ــــ منکہ محمد رمضان ولد نواب دین قوم دھوبا درزی پیشہ درزی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن لبے ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/44 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

ایک مکان پختہ و خام جس میں میرا تیسرا حصہ ہے۔ میرے حصہ کی قیمت -/۲۰۰ روپے ہے۔ ایک سفید زمین جو کہ قادیان دارالعلوم میں خریدی ہوئی ہے۔ جسکی قیمت چار صد روپیہ ہے۔ اس میں میرا حصہ -/۳۰۰ کا ہے۔ ایک مشین کپڑا سینے کی ہے۔ اس کی قیمت سو روپیہ ہے۔ اور ایک بھینس جس میں میرا تیسرا حصہ ہے۔ میرے حصہ کی قیمت -/۱۵۰ روپے ہے -/۴۰۰ روپیہ میرے پاس نقد ہے۔ جنکی کل قیمت کا میزان -/۹۵۰ روپیہ ہے۔ اسکے 1/9 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت -/۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/9 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد رمضان احمدی لبے موصی۔ گواہ شد مستری نظام دین۔ گواہ شد۔ غلام رسول احمدی چانگریاں گواہ شد۔ عبدالکریم چوہدری۔

۱۴۳۱ــــ منکہ حسین بی بی زوجہ محمد جمال صاحب قوم تمیر عمر ۵۵ سال ساکن نرگڑھی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/44 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے 1/5 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ میرا ایک سو روپیہ مہر ہے۔ اس کے پانچویں حصہ کے بیس روپے بنتے ہیں۔ جو قسط وار ادا کر دونگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر جائیداد ہو۔ اس کے 1/5 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:- نشان انگوٹھا حسین بی بی موصیہ۔ گواہ شد:- محمد جمال خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- علی

لنڈن ۲۷ جنوری۔ اس ڈر سے کہ امریکن فوجیں روما کی طرف پیش قدمی نہ کریں۔ جرمنوں کا یہ رُخ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنوب سے پسپا ہونے والے ہیں۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ اٹلی کے مغربی حصہ میں کالینو کے مقام پر جرمن مورچہ ٹوٹ گیا ہے اور امریکن فوجیں دشمن کی حفاظتی لائن میں داخل ہوگئی ہے۔

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ محکمہ اسلحہ سازی کے افسر اعلیٰ نے امریکہ میں اسلحہ سازی کی رفتار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سال جو جہاز تیار کئے گئے ان میں پنتالیس پنتالیس ہزار ٹن کے ۲ دو بڑے جنگی جہاز۔ ۱۱ کروزر۔ ۱۵ طیارہ بردار۔ طیارہ برداروں کی حفاظت کرنے والے ۵۰ جہاز۔ ۱۲۸ تباہ کن۔ تباہ کن جہازوں کی حفاظت کرنے والے ۳۰۶ جہاز اور ۵۶ آب دوزیں ہیں۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ ماسکو ریڈیو پر یہ خبر سُنائی گئی ہے کہ روسی کمیشن جرمن مظالم کے متعلق تحقیقات کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ کیٹن اور دیگر مقامات پر جرمنوں نے پولش قیدیوں کو گولی ماری اور مشہور یہ کر دیا۔ کہ انہیں روسیوں نے ہلاک کیا ہے۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ سنٹرل گورنمنٹ نے کارتوسوں کی مندرجہ ذیل کنٹرول قیمت مقرر کی ہے۔ ۱۲ بور کے بندوقی کارتوس بمبئی اور کراچی میں ۳۲ روپے فی سینکڑہ۔ پنجاب اور دوسرے صوبوں میں ۳۴ روپے فی سینکڑہ۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ سونا ۷۱ روپے۔ چاندی ۱۳۰ روپے۔ پونڈ ۴۹ روپے۔

بمبئی ۲۷ جنوری۔ منگل اور بدھ کی درمیانی رات کو بمبئی میں بم پھٹنے کے دو واقعے ہوئے۔ ایک بم سے تین غیر ملکی سخت زخمی ہوئے۔ اور دو آدمیوں کو معمولی زخم آئے۔ دوسرا بم بدھ کو پھینکا گیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر چار ٹیکسٹائل ورکرز زخمی ہوئے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس نے پولینڈ کے جھگڑے میں امریکہ کی طرف سے ثالثی کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ "لائف" کے ہندوستانی ایڈیٹر سریش وید جنہوں نے انگلستان میں بھرتی ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ ان دنوں فوجی حکام کی حراست میں ہیں۔ ان کو فوجی باغی قرار دے کر ایک فوجی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ مسز سروجنی نیڈو آج فرنٹیر میل کے ذریعہ لاہور پہنچیں۔ طلباء اور قومی کارکنوں نے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا۔ اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ جیسے ہی مسز نیڈو گاڑی کے کمرے سے باہر نکلیں۔ انہیں حکومت پنجاب کا نوٹس ملا کہ وہ کسی پبلک جلسہ میں شریک نہیں ہو سکتیں۔ نہ وہ انٹرویو ہی دے سکتی ہیں اور نہ ہی تقریر کر سکتی ہیں۔

کلکتہ ۲۷ جنوری۔ کانگرس اسمبلی پارٹی بنگال نے بنگال اسمبلی کے آئندہ بجٹ سیشن میں ایک تجویز پیش کرنیکا نوٹس دیا ہے۔ جس میں اس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ ایک آسٹریلین کو بنگال کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

پشاور ۲۷ جنوری۔ بنوں۔ کوہاٹ۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ایبٹ آباد اور پشاور میں یوم آزادی منایا گیا۔ پشاور میں ڈاکٹر خان صاحب نے دو جلسوں میں تقریریں کیں۔

مونٹی ویڈیو ۲۷ جنوری۔ ارجنٹائن کے وزیر خارجہ نے غیر ملکی سفیروں کے نام ایک اعلان جاری کیا ہے کہ اس کی حکومت نے محوریوں سے تعلقات ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

کوچین ۲۷ جنوری۔ حکومت کوچین سکول کے بچوں کو دوپہر کا کھانا مفت دینے کا انتظام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا تعاون حاصل کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ سپین گورنمنٹ نے برطانیہ کے وزیر خارجہ کو یقین دلایا ہے۔ کہ سنگتروں سے بھرے ہوئے جہازوں میں بم پھٹنے کا واقعہ دوبارہ نہیں ہونے پائے گا۔ جرمنوں کو بندرگاہوں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ سپینی گرفتار بھی کئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۷ جنوری۔ پٹنہ میں یوم آزادی کا جلوس نکالنے پر ۲۸ آدمی۔ کانپور میں ۲ لڑکے اور نئی دہلی اور پرانی دہلی میں ۴۳ اشخاص گرفتار کئے گئے۔ بمبئی میں جلوس اور مظاہرے کرنے پر شام تک ۶۰ آدمی گرفتار کئے گئے۔

بیروت ۲۷ جنوری۔ جمہوریہ لبنان کے رئیس الوزارت وزیر خارجہ کی معیت میں دمشق روانہ ہوگئے۔ تا کہ شام و لبنان کے میثاق کی تصدیق کر دیں۔ توثیق کا مرحلہ طے ہو جانے کے بعد میثاق کا متن شائع کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ آج کے اتحادی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ جو اتحادی فوجیں روم کے جنوب میں اتری تھیں۔ ان کو اور کمک پہنچ گئی ہے۔ اور انہوں نے اپنا مورچہ اور آگے بڑھا لیا ہے۔ یہاں سے اور جنوب کو فرانسیسی دستوں نے پانچویں فوج کے بڑے مورچہ کی طرف ایک اونچی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ امریکی فوجیں دشمن کے سخت مقابلہ کے باوجود کیسینو کے علاقہ میں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے ہوائی جہازوں کی سرگرمیوں میں رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ تاہم ہلکے بمباروں نے تین جگہ دشمن کے آگے کی طرف ریلوں اور سڑکوں کو نشانہ بنایا۔

ماسکو ۲۷ جنوری۔ روسی فوجیں گچینا پر قبضہ کرنے کے بعد شہر کا بچاؤ کرنے والے مورچوں کو توڑ کر آگے نکل گئی ہیں۔ اور دشمن پر سخت دباؤ ڈال رہی ہیں۔ گزشتہ گیارہ دنوں میں جرمنوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔ جو مارے گئے۔ ان کی تعداد چالیس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ بہت سی توپوں اور جنگی سامان سے بھی دشمن کو ہاتھ دھونے پڑے۔

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ امریکہ کا نیا جنگی جہاز جس کا نام مسوری ہے۔ کل پانی میں اتارا جائیگا۔ اس کا وزن ۴۵ ہزار ٹن ہے۔ یہ مقررہ وقت سے ۹ ماہ قبل تیار ہوگیا ہے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ آج سے تین سال قبل ۱۳ جنوری کو جرمن ریڈیو پر یہ شیخی بگھاری گئی تھی کہ اگر چھ ماہ تک لڑائی ختم نہ ہوئی۔ تو برطانیہ میں کوئی کارخانہ نہ رہیگا۔ اور انگریز بھوکے مر جائیں گے۔ عرصہ ہوا یہ چھ ماہ گزر گئے۔ ہم شیخی نہیں مارتے۔ مگر جرمنی کو پوچھتے ہیں کہ اب جبکہ ہم نے اس کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ اور اس کے کارخانوں میں سامان کی تیاری کم ہو رہی ہے۔ اگر لڑائی چھ ماہ تک ختم نہ ہوئی۔ تو اس کا کیا حال ہوگا۔

حیدرآباد ۲۷ جنوری۔ عثمانیہ یونیورسٹی کانووکیشن کا ایڈریس پڑھتے ہوئے مسٹر راجگوپال آچاریہ نے کہا۔ اعلےٰ سے اعلےٰ سائنٹفک اور اخلاقی تعلیم اس یونیورسٹی میں ہندوستان کی ایک زبان میں دیجاتی ہے اگر کوئی زبان سارے ہندوستان کی زبان ہونے کا دعویٰ کر سکتی ہے تو وہ ہندوستانی ہے۔ ہندی اور اردو کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ان میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ حیدرآباد نے بلند ہمتی کا ثبوت دیکر اردو کے متعلق جو تجربہ کیا ہے۔ وہ بہت کامیاب ہے۔